بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۲۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۔ ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۵ نبوت ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۷۸ء ۔ نمبر ۲۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ۔ نومبر ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز کی آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے ۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

(صدر مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

وقفِ عارضی میں شمولیت کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :۔

" مَیں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور اُن کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام اُن کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں "

(الفضل ۲۳ ۔ مارچ ۱۹۶۶ء)

احبابِ جماعت اِس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلد سے جلد اِس میں شمولیت فرمائیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

جلسہ سالانہ کے موقع پر لیڈی ڈاکٹروں کی ضرورت

مستورات کی قیام گاہوں میں ڈیوٹی دینے کے لئے دو تین لیڈی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ایسی لیڈی ڈاکٹرز اپنے نام ابھی سے بھجوا دیں تا اُن کی ڈیوٹی لگا دی جائے ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواھر الکلام

مومن تکالیف اور ابتلاؤں سے گذرے بغیر رضائے الٰہی کی جنّت حاصل نہیں کر سکتا

ابتلاء کے وقت اُلوہیّت اپنے فضلوں کے لشکر لے کر مومن کی تسلّی کے لئے قدم بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرۃ : ۲۱۵)

ترجمہ :۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی اُن لوگوں کی (سی تکلیف اور ابتلاء کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گذرے ہیں تم جنّت میں داخل ہو جاؤ گے ؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ (مسلم)

ترجمہ :۔ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہوتا ہے اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں اگر اس کو کوئی خوشی نصیب ہو تو وہ خدا کا شکر کرتا ہے اور یہ شکرگذاری اس کے لئے مزید برکت کا موجب ہوتی ہے اور اگر اس کو کوئی ابتلاء اور دُکھ پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث ہے اور وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

ایک دوست کی طرف سے ابتلاء اور تکلیف کے دُور ہونے کے لئے درخواستِ دُعا کرنے پر فرمایا :۔

" مَیں اس ابتلاء میں اُن کے لئے بہت دعا کرتا ہوں ، اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی ۔ درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیّت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اُسی اکیلے سبب ساز کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور اُدھر سے اُلوہیّت اپنے فضلوں کے لشکر لے کر اُس کی تسلّی کے لئے قدم بڑھاتی ہے ۔ مَیں ہمیشہ یہ سُنّتِ انبیاء علیہم السلام اور سُنّت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اس گرامی جماعت کی رافت و رحمت ابتلاء کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی !! "

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۱۷)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۱۵ر نبوت ۱۳۵۷ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبۂ شوق کی فراوانی کے پُرکیف ایّام

الحمدللہ ثم الحمد للہ وہ زماں وہ روزگار جس کے انتظار میں ہم سال بھر گن گن کر دن گزارتے ہیں اب پھر قریب آگیا ہے۔ اُدھر وہ زماں وہ روزگار جس کے ہم سارا سال ہی منتظر رہتے ہیں قریب سے قریب تر آرہا ہے اور اِدھر ہم شوقِ فراواں کے پروں پر سوار اس کی طرف تیزی سے اُڑے جا رہے ہیں اور اب مہینوں کی نہیں دنوں کی بات ہے کہ طالب و مطلوب دونوں کا مقامِ اتصال منظرِ عام پر آیا ہی چاہتا ہے۔ اُس زماں اور اُس روزگار سے جیسا کہ ہمارے قارئین بخوبی واقف ہیں ہماری مراد ہمارے نہایت ہی مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کے ایام سعد ہیں۔

دراصل سردیوں کا موسم شروع ہوتے ہی ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کے تین دنوں کا تصور ہر احمدی کے قلب کو گرمانے اور رُوح کو تڑپانے لگتا ہے اور یہ خیالِ فرخندہ مآل ـــــ کہ اسلام کے دیوانے اور شمعِ احمدیت کے پروانے آسمان سے نازل ہونے والی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے کے لئے اُڑ اُڑ کر اپنے مرکز میں پہنچ رہے ہیں اور لحظہ بلحظہ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور گویا ہر شخص اک سے ہزار اور بابرگ و بار ہوتا جا رہا ہے ـــــ اُس کے اُفقِ ذہن پر اُبھر اُبھر کر اُسے سر سے پیر تک کیف و سرور سے بھر دیتا ہے اور اُس کے ہر موئے بدن سے خوشی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگتی ہے۔ حق بات یہ ہے کہ انتظار کے اِن کیف آور ایام میں ہر احمدی جہاں کہیں بھی ہو تصور میں ربوہ پہنچا ہوا ہوتا ہے اور ابھی جسمانی طور پر دُور ہونے کے باوجود وہ ذہنی اور قلبی طور پر اپنے آپ کو اللہ والوں کے جمِّ غفیر میں حاضر و موجود پاتا ہے اور جذبۂ شوق کی اِس فراوانی میں وہ جلسہ کے الٰہی سفر کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔

انتظار کے اِن پُرکیف ایام میں مختلف علاقوں یعنی شہروں اور دیہات میں بود و باش رکھنے والے احمدیوں کے دلوں میں ہلچل سی مچی ہوئی ہوتی ہے جس کے زیرِ اثر ان کے گھروں میں ایک عجب دھیمی دھیمی و خاموش قسم کی خوش آئند و پُرلطف سرگرمی کا منظر دیدنی ہوتا ہے۔ مرد اور خواتین، چھوٹے اور بڑے سب ہی سراپا شوق و سراپا انتظار نظر آرہے ہوتے ہیں۔ سب کو ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنے نہایت مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کے الٰہی سفر اور ربوہ کی مقدس سرزمین میں قیام کی تیاری مکمل ہو جائے۔ مرد ہیں کہ سرمایہ سفر مہیا ہونے کی دوڑ دھوپ میں مشغول ہیں اور خواتین ہیں کہ زادِ راہ کی فراہمی میں ہمہ تن و ہمہ وقت مصروف۔ مائیں ہیں کہ اپنے اور بچوں کے کپڑے سی رہی ہیں، سفر اور قیام کے دوران کام آنے والے گرم بستر اور گرم کپڑے درست کئے جا رہے ہیں۔ ضروری اشیاء بازار سے خرید خرید کر جمع کی جا رہی ہیں۔ الغرض ایک عجیب پُرکیف گہماگہمی ہر گھر میں نظر آنے لگتی ہے اور صاف عیاں ہو رہا ہوتا ہے کہ ان سب مردوں، عورتوں اور بچوں کو کوئی بہت اہم مہم درپیش ہے۔

اِدھر خود ربوہ میں سردیاں شروع ہوتے ہی جلسہ سالانہ کی آمد آمد کے تذکروں اور دوڑ دھوپ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ ہر چھوٹا بڑا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور انہیں حتی المقدور زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانے کے پُرشوق عزم سے بہرہ ور ہو کر قلبی و ذہنی طور پر مستعد اور چاق و چوبند ہو جاتا ہے۔ جماعتی سطح پر جلسہ سالانہ سے متعلق سرگرمی کا آغاز اجناس کی فراہمی کے علاوہ جو قریباً سارا سال ہی جاری رہتی ہے۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ کے خدائی حکم پر عمل سے ہوتا ہے۔ چنانچہ لنگر خانوں اور مہمانوں کی قیامگاہوں کی مرمت و درستی اور توسیع کا کام بہت پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ اُدھر انفرادی طور پر اہلِ ربوہ بھی اپنے مکانوں کی درستی اور مرمت میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح صاحب استطاعت احمدی ہر سال ہی نئے مکانات تعمیر کر کے وَسِّعْ مَكَانَكَ کے خدائی حکم پر عمل پیرا ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ربوہ میں سامانِ تعمیر کی ہوشربا گرانی اور اس کی فراہمی میں رکاوٹوں کے باوجود انفرادی سطح پر بھی نئے مکانات تعمیر ہونے اور پہلے سے موجود مکانوں کی مرمت اور ان میں توسیع کا سلسلہ گزشتہ کئی ماہ سے جاری ہے۔ بہت ہیں جو اپنی ضرورت سے زیادہ بڑا اور وسیع مکان تعمیر کراتے ہیں تاکہ جلسہ کے موقع پر زیادہ سے زیادہ مہمانوں کو اپنے ہاں ٹھہرانے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ اہلِ ربوہ جذبۂ شوق کے ماتحت ان دنوں اپنے مکانوں کی درستی، صفائی اور ان میں توسیع کے علاوہ حسب ضرورت و حسب استطاعت مہمانوں کے لئے خورد و نوش کا سامان مہیا کرنے اور زائد بستر تیار کرنے میں مصروف ہیں اور اُن ایام کے انتظار میں گن گن کر دن گزار رہے ہیں کہ جب اسلام کے دیوانے اور شمعِ احمدیت کے پروانے جھومتے جھامتے مستانہ وار یہاں کھنچے چلے آئیں گے اور ربوہ کے سدا بہار چمنستانِ روحانیت کو ایک نئی اور پہلے سے بڑھ کر دل آویز بہار سے ہمکنار کر دکھائیں گے اور پھر سب مل کر جھوم جھوم کر یہ ترانۂ مستانہ الاپیں گے کہ ؎

اِسمعوا صوت السّماء جاء المسیح جاء المسیح ؎ نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں ؎ ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
ملّتِ احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بِنا ؎ آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار
گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا ؎ جس کی تحریکوں سے سُنتا ہے بشر گفتارِ یار

الغرض جلسہ سالانہ کے انتظار میں گزرنے والے موجودہ ایام دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں اور خود اہلِ ربوہ کے لئے جذبۂ شوق کی فراوانی کے بہت ہی پُرکیف ایام ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ جذبۂ شوق فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جائے گا اور بالآخر یہ جذبہ نقطۂ عروج کو پہنچ کر پاکستان ہی نہیں دنیا کے کونہ کونہ سے اسلام کے دیوانوں اور شمعِ احمدیت کے پروانوں کو بے اختیار اپنے مرکز کی طرف کھینچ لائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے وہ آئیں گے، دیوانہ وار و پروانہ وار آئیں گے اور آمد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دکھائیں گے اور اِس طرح يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا خدائی وعدہ پورا ہو گا اور ہو گا بھی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ انشاءاللہ العزیز وباللہ التوفیق ؛

ہے نا سمجھ جو سمجھتا ہے وہ قریب نہیں

کہیں بھی جاؤں مَیں تنہا نہیں غریب نہیں
مَیں وہ نہیں ہوں کہ جس کا کوئی حبیب نہیں
قریب ہے مری شہ رگ سے بھی مرا خالق
ہے نا سمجھ جو سمجھتا ہے وہ قریب نہیں
ہے خیر خواہیٔ نوعِ بشر مرا مسلک
کوئی عدو نہیں میرا کوئی رقیب نہیں
بدی سے ہے مجھے نفرت، بدوں سے ہمدردی
مری نگاہ میں کوئی بھی بدنصیب نہیں
قسم ہے مجھ کو خدائے عزیز و غالب کی
غلط ہے یہ کہ مَیں اسلام کا نقیب نہیں
یہی سلوک ہوا اہلِ حق سے پہلے بھی
یہ بدگمانیاں میرے لئے عجیب نہیں

عرب کے زندہ نبیؐ کے بغیر بعدِ خدا
کوئی بھی میرا وسیلہ نہیں طبیب نہیں

ہے ختم اُن پہ نبوّت کا ہر مقامِ رفیع
خدا کا کوئی بھی اُن سے بڑا حبیب نہیں
مَیں ایک ادنیٰ غلامِ غلام احمدؑ ہوں
یہ مرتبہ ابھی شاہوں کو بھی نصیب نہیں
مرے خدا کو غفور رحیم کہتے ہیں
سوائے اُس کے مرا کوئی بھی حسیب نہیں
شمار اُس کی عنایات کا نہیں ممکن
یہ مت سمجھ مرے ہمدم مَیں خوش نصیب نہیں

مَیں ایک شاعرِ خوش گو تو ہوں مگر صدیق
ریا و حرص و خوشامد مرے قریب نہیں

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ انچارج
سیرالیون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت منقطع ہوئے بغیر تا قیامت دائمی ہے

خلیفۃ اللہ کی موجودگی میں کسی اور مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے امیر جماعت احمدیہ و مبلغ انچارج فیجی

(یہ تقریر ریڈیو فیجی سے مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو نشر کی گئی)

اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان لانے کے بعد ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اس راستہ پر چلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام پانے والے نبیوں، رسولوں اور ان کے خلفاء کی جماعتوں کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سید الاولین والآخرین خاتم النبیین والمرسلین پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور محبت سے اس زمانہ میں اصلاح خلق اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے ذریعہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے پھر تمام مسلمانوں کو انعام پانے والے لوگوں کے راستہ پر چلایا ہے وہ راستہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق قدرت ثانیہ یعنی خلافت سے مخلصانہ وابستگی کا راستہ ہے جس پر چلنے کے لئے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی وفات پر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کے تمام ممبران بشمول مولوی محمد علی صاحب ساری جماعت احمدیہ کا کلی اجماع اور کلی اتفاق ہو چکا ہے جس کا ذکر اس زمانہ کے اخبار الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء اور بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء میں پایا جاتا ہے۔ خلافت پر ساری جماعت احمدیہ کے اس پہلے کلی اجماع اور کلی اتفاق سے اب کوئی شخص (احمدی) اور حقیقی احمدی اعتراض نہیں کر سکتا۔ اسی خلافت احمدیہ کی برکت سے آج دنیا بھر میں ایک کروڑ یعنی Ten Million سے زائد احمدی مسلمان ایک ہی امام اور ایک ہی خلیفۃ اللہ کے ہاتھ پر جمع ہو کر دنیا بھر میں اشاعت اسلام، غلبہ اسلام کے لئے عظیم قربانیاں دے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے جاری ہونے کے متعلق آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ"
(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

یعنی پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔

اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا:-

"ما کانت النبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ"
(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹)

یعنی ہر نبی اور رسول کے بعد خلافت بھی قائم ہوئی۔

اور اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور محبت سے شریعت جدیدہ کے بغیر امتی نبی اور امتی رسول ہیں جس کا آپ نے خصوصیت سے ۱۹۰۱ء سے بار بار اپنی کتابوں میں دعویٰ فرمایا ہے جس کے مطابق ۱۹۱۴ء تک مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی آپ کو "ہندوستان کا مقدس نبی" مانتے تھے اور خود حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" صفحہ ۸-۹ میں فرمایا ہے:-

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

ایسا ہی آپ نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء میں فرمایا ہے:-

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں"

اسی طرح کے صدہا حوالوں کی رو سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں امتی نبی اور امتی رسول ہیں۔ اور حدیث رسول کے مطابق چونکہ ہر نبی اور رسول کے بعد خلافت قائم ہوتی ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا جس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں فرمایا ہے کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد پطرس ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ہوئے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اسی طرح میرے بعد بھی بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ آپ کی اس وصیت کے مطابق آپ کی وفات پر آپ کے تمام صحابہ، صدر انجمن احمدیہ کے تمام ممبرین اور ساری جماعت نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو آپ کا خلیفہ اور جانشین قبول کیا۔

گویا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ مرضی حضرت خلیفہ اول تک یا چند سالوں کے لئے نہیں بلکہ منقطع ہوئے بغیر تا قیامت دائمی ہے جیسا کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت صفحہ ۶-۷ میں فرمایا ہے:

"یہ سلسلہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت (یعنی خلافت) ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

حکم و عدل حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی اس وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام چونکہ تا قیامت، ہمیشہ کے لئے دائمی اور غیر منقطع ہے اس لئے خلیفۃ اللہ کی موجودگی میں کسی اور مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "لیکچر سیالکوٹ" صفحہ ۶ میں فرمایا ہے:-

"یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔"

یعنی آپ نہ صرف چودھویں صدی کے مجدد ہیں بلکہ آخری ہزار سال کے لئے بھی مجدد ہیں۔ ایسا ہی آپ نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴ میں فرمایا ہے:-

"آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے .... وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے یہ بات واضح ہے کہ امت محمدیہ کے آپ ہی آخری مجدد ہیں اور قیامت تک کی جو صدیاں ہیں ان پر بھی آپ کی تجدید دین اور اشاعت اسلام کا کام پھیلا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے مقربین الٰہی میں سے کسی کے سپرد یہ کام نہیں ہوا کہ وہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کرے اور غلبہ اسلام کے لئے جانی و مالی جہاد کرے اسی لئے آپ نے بڑی وضاحت سے "لیکچر سیالکوٹ" صفحہ ۶ میں فرمایا ہے:-

"قرآن شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے ...... اور ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہوا اور اس کے بعد نہ کوئی
امام ہے اور نہ کوئی مسیح مگر
وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ
کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب
دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے۔"

یاد رہے کہ یہاں "ظلّ" سے مراد آپؑ کا خلیفہ اور جانشین ہے جیسا کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "شہادۃ القرآن" صـ۵۷ میں فرمایا ہے:-

"خلیفہ در اصل رسول کا
ظلّ ہے"

اور رسالہ الوصیت کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت چونکہ تاقیامت منقطع ہوئے بغیر ہمیشہ کے لئے اور دائمی ہے اس لئے آپؑ کے "ظلّ" سے مراد آپؑ کا خلیفہ اور جانشین ہی ہے جو آپ کی ظلیت میں دنیا بھر میں تجدید دین اور نفاذ شریعت کا کام سرانجام دیتا ہے

لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین اور خلیفہ سے علیحدہ ہو کر اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کو حاصل کرے گا تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ رسالہ الوصیت صـ۶ صـ۷ کے مطابق اب تو قیامت تک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت منقطع ہوئے بغیر دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ عالی مقام "فنافی الرسولؐ" ہونے کی وجہ سے ملا ہے۔ آپؑ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ محبت کی اور آپؐ کی اس رنگ میں پیروی کی کہ آپؑ کے وجود میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پرتو جلوہ گر ہو گیا اسی لئے آپؑ نے فرمایا ہے:-

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

خالد و تشحیذ الاذہان

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ:-

ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۷۸ء کا ماہنامہ خالد اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" اکٹھے شائع ہوں گے۔

(مینیجر)

حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، ربوہ

تربیت رسولؐ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت صحابہؓ آپؐ کی تربیت کے نتیجہ میں پانسے کا سونا بن گئے تھے۔ خدا کی تقدیر نے ان لوگوں کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لئے منتخب فرمایا۔ اگر خدا کا رسولؐ تمام انسانوں میں افضل ممتاز اور فائق تھا تو آپؐ پر ایمان لانے والے بھی بے نظیر انسان تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کیا ہی اچھی بات کی جب یہ فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر نگاہ
ڈالی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو منتخب فرمایا۔ انہیں اپنی
رسالت سے سرفراز فرمایا
اپنے پیغمبر کے انتخاب کے بعد
پھر مخلوق پر نگاہ ڈالی تو
بہترین بندوں کو اس کے
صحابہؓ کے طور پر منتخب
فرمایا۔"

(کنز العمال جلد ۶ صـ۳۱۸)

مادر گیتی نے اس سے بہتر انسان کبھی دوروں میں نہ دیکھے ہوں گے ان کی تعریف میں مسیح پاکؑ فرماتے ہیں:-

"ان الصحابۃ کلھم کذکاء
قد نوّروا وجہ الوریٰ بضیاء
انوارھم فاقت بیان مبین
لیسودّ منھا وجہ ذی الشحناء"

کہ تمام کے تمام صحابہ سورج کی مانند ہیں انہوں نے مخلوقات کا چہرہ روشنی سے منور کر دیا۔ ان کی خوبیاں بیان کرنے والے کی حد سے باہر ہیں اور کینہ ور کا چہرہ ان سے سیاہ ہو جاتا ہے

لاریب وہ انسان تھے لیکن انسان کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے نتیجہ میں وہ بہتر انسان بن گئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک باغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پھول تھا جس کی اپنی رنگ و بو تھی۔ وہ گلستان محمدؐ کے خوشنوا طیور تھے اور ہر ایک کی آواز الگ تھی۔ اس وقت مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباسؓ کے بیٹے عبید اللہؓ کا ذکر کرنا مقصود ہے

حضرت عباسؓ نہایت گرانڈیل اور پر شوکت آواز رکھتے تھے۔ حدیث میں ان کے لئے "جہوری الصوت" اور "صیّتا" کے لفظ آتے ہیں یعنی بلند آواز والے۔ جنگ حنین میں جب ہوازن قبیلہ کی غیر متوقع تیر اندازی سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عباسؓ نے ہی آواز دی کہ:-

"یا معشر اصحاب
السمرۃ"

کہ اے کیکر کے درخت والو!

یہ اشارہ تھا، جب حدیبیہ کے موقعہ پر درخت کے نیچے صحابہ رسولؐ نے موت پر بیعت کی تھی کہ ہم مر جائیں گے لیکن عثمانؓ کا بدلہ لئے بغیر پیچھے نہ ہٹیں گے۔ (ابن ہشام جلد ۲ الجزء الرابع صـ۹۵ مطبوعہ مصر مکتبہ محمد علی)

حضرت عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو یا تین سال بڑے تھے ان کے دس بیٹے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ مشہور فقیہ اور عابد تھے۔ علم میں بہت ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر دس سال تھی لیکن ان کے شوق کا یہ عالم تھا کہ اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے ہاں رات اس لئے گزارتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تہجد کی نماز ادا کر سکیں۔ (بخاری باب وضوء الصبیان و من یجب علیہ الغسل والطہور و حضورھم الجماعۃ)

حضرت عبید اللہؓ:

حضرت عبید اللہؓ جن کا ذکر مقصود ہے حضرت عبد اللہؓ سے عمر میں ایک سال چھوٹے تھے۔ اگر حضرت عبد اللہؓ علم میں ممتاز تھے تو حضرت عبید اللہؓ سخاوت میں اپنی مثال نہ رکھتے تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ والد کا نام عباس بن عبد المطلب تھا اور والدہ کا نام لبابہ الکبریٰ تھا اور والدہ کی کنیت ام الفضل تھی۔

رسول خدا کا پیار:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے پیار کے بارہ میں آتا ہے کہ حضورؐ عبد اللہؓ اور عبید اللہؓ دونوں کو فرماتے۔ آؤ میرے پاس دوڑ کر آؤ۔ یہ دوڑ کر آتے اور حضورؐ سے چمٹ جاتے۔ حضورؐ انہیں گلے لگاتے، چومتے اور دعائیں دیتے۔ حضرت عبید اللہؓ اپنی سخاوت کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ کئی اونٹنیاں روزانہ مہمانوں کے لئے ذبح کرتے۔ حضرت عبد اللہؓ کے سمجھانے پر پھر دو اونٹنیاں روزانہ ذبح کرتے۔ جب دونوں بھائی حج کے لئے آتے تو عبید اللہؓ کے ہاں اہل علم کا مجمع ہوتا کہ ان کا حلقہ علم وسیع تھا اور عبید اللہؓ کا دستر خوان بہت وسیع ہوتا کہ منیٰ و مکہ میں وہ اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔

ایک عجیب واقعہ:

ابو حجاج تراذی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار عبید اللہؓ اپنے غلام کے ساتھ ایک سفر پر گئے، شام ہو گئی۔ ایک جگہ روشنی نظر آئی تو غلام سے کہا۔ کیوں نہ ہم یہاں رات بسر کر لیں۔ عبید اللہؓ کے خدّ و خال اچھے تھے اور آواز میں بھی باپ کی طرح کڑک تھی۔ بدو نے جوان کو دیکھا تو اپنی بیوی سے کہا آج کوئی معزز آدمی یہاں معلوم ہوتا ہے۔ کیا گھر میں کھانے کو کچھ موجود ہے؟ بیوی نے کہا سوائے اس بکری کے جس کے دودھ پر تیری بچی کا گذارا ہے اور کوئی چیز نہیں۔ بدو نے کہا لیں اسے ذبح کر لو اور کھانا تیار کر لو۔ بیوی نے کہا کیا بچی کو مارنے کی نیت کر لی ہے۔ بدو نے کہا خواہ کچھ ہوا کیا ہو گا۔ بدو نے یہ کہتے ہوئے چھری ہاتھ میں لی۔ بکری کو پکڑا اور کہا:-

"یا جارتی لا توقظی البنیۃ
ان توقظیھا ینتحب
علیہ و تنزع الشفرۃ
من یدیہ"

اے میری لونڈی بچی کو نہ جگانا۔ اگر تو نے اسے جگایا تو وہ رونے لگ جائے گی اور چھری چھیننے لگے گی۔ چنانچہ اس نے بکری ذبح کر کے کھانا تیار کیا اور حضرت عبید اللہؓ اور ان کے غلام کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور سو گئے۔

لیکن بدو اور اس کی بیوی کی رات کی ساری گفتگو انہوں نے سن لی تھی۔ صبح ہوئی تو غلام سے کہا۔ تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا خرچ سے پانچ سو دینار زیادہ ہے۔ فرمایا اس بدو کو دے دو۔ غلام نے کہا اس نے پانچ درہم کی بکری ذبح کی اور آپ اسے پانچ سو دینار دے رہے ہیں۔ فرمایا پھر بھی اس کی سخاوت ہم سے بڑھ کر ہے۔ ہم تو اپنی نقدی کا ایک حصہ دے رہے ہیں اور اس نے اپنی اور اپنے بچہ کی جان پر ہم کو ترجیح دی۔ ([illegible] صـ۱۳۳)

(باقی صـ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(قسط نمبر ۷)

تیسرے روز کی کارروائی

سالانہ اجتماع کے تیسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو محترم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پڑھائی۔ بعد میں نماز فجر بھی آپ ہی کی اقتداء میں پڑھی گئی۔ اس کے بعد زیر صدارت محترم حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ اجلاس ہفتم کی کارروائی شروع ہوئی۔ درس القرآن محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دیا۔ آپ نے مخصوص اور دل نشین انداز میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور احکام قرآنیہ پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

آپ کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے حدیث کا درس دیا۔ آپ نے پڑوسی کے حقوق کے بارہ میں بعض احادیث نبویہ بیان کیں اور فرمایا ہر وہ شخص جس کے ساتھ انسان کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رکھتا ہے وہ پڑوسی کے حکم میں ہوتا ہے گھر کے ساتھ والے گھر میں رہنے والا بھی پڑوسی ہے۔ دفتر میں ساتھ کام کرنے والا بھی پڑوسی ہے۔ کسی کارخانہ یا تجارتی ادارہ میں حصہ دار بھی پڑوسی ہے اور چونکہ اسلام ایک نہایت عمدہ اور پُر امن معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے اس لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ ہر مسلمان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرے، اس کے دکھ درد میں شریک ہو اور اس کی دلجوئی اور دلداری کرے۔

اس کے بعد محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قرآن کریم کی ترویج و اشاعت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم کی شان اور عظمت کا ذکر کیا اور فرمایا ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی اشاعت اور ترویج میں کوشاں رہے اور کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس میں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے۔

(اس موقع پر صدارت کے فرائض محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے سنبھالے)

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب فاضل نائب قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے "تربیت اولاد" کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جو ہمیں اولاد کی شکل میں عطا ہوتی ہے شکر کرنے کا طریق یہ ہے کہ اولاد کی تربیت ایسے رنگ میں کی جائے کہ وہ بڑی ہوکر اللہ اور رسول کے احکام پر چلنے والی، معاشرہ کے لئے خیر و برکت کا موجب اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔

آپ کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے "عبادت الٰہی ۔ نماز" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا نماز اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے وصال کا ذریعہ ہے۔ نماز اللہ کے لفظ سے ہی شروع ہوتی اور اللہ کے لفظ پر ہی ختم ہوتی ہے اور اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ کسی اور کا خیال ہی نہ رہے۔ تمہارا اوڑھنا بچھونا اور تمہارا ملجاء و ماویٰ اللہ ہی ہو۔

ذکر حبیب

اس کے بعد قیادت تعلیم کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو صحابہ محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور محترم حکیم دین محمد صاحب ربوہ نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقاریر کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے بعض ایمان افروز واقعات احباب کو سنائے۔

اس کے بعد اجتماع کی کارروائی ناشتہ کے لئے پونے نو بجے تک ملتوی کر دی گئی۔

اجلاس ہشتم

اجلاس ہشتم آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور مکرم مولوی عبد العزیز صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔

جس کے بعد سوال و جواب کی محفل شروع ہوئی۔ حاضرین کی طرف سے بعض سوالات کئے گئے، جن کے جوابات محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تالیف و اشاعت لٹریچر نے دیئے۔ یہ دلچسپ اور ایمان افروز محفل ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

سوال و جواب کی محفل کے اختتام پر مکرم حکیم نذیر احمد صاحب قریشی ربوہ نے ایک نظم پڑھی۔

خطاب صدر مجلس

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کوئی مذہبی تعلیم چاہے کتنی ہی اچھی ہو اگر اس پر عمل نہ ہو تو اسے مکمل تعلیم کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی تعلیم پر عمل نہیں کیا جاسکتا تو وہ تعلیم ناقص ہے۔ اسلام کی تعلیم نہ صرف کامل اور مکمل ہے بلکہ اس پر عمل کرنا بھی بہت آسان ہے۔ اسلام نے ہر پہلو میں آسانی کا خیال رکھا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس تعلیم پر عمل کرکے دکھایا اور پھر آپ کے صحابہؓ نے اس پر عمل کرکے دکھایا۔ آج ہمارا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم کو دوبارہ زندہ کریں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک اسلامی معاشرہ کے قیام کیلئے بائیس کاموں کی ضرورت ہے ان میں سے دو کام اخوت اور مساوات میں اس سے قبل دو اجتماعوں پر بیان کر چکا ہوں آج میں غرباء و مساکین کا خیال رکھنا، یتامیٰ کی حفاظت و کفالت، بیوگان کی ضرورت اور احساسات کا احترام اور خیال رکھنا، مہمان نوازی، ہمسایہ کے حقوق اور عیادت و تیمارداری کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔

اول الذکر تین کاموں کے متعلق اسلامی تعلیم پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جس طرح نماز، ذکر الٰہی اور دیگر عبادات تزکیہ اور طمانیت قلب کیلئے ضروری ہیں اسی طرح یتامیٰ، بیوگان اور مساکین کا خیال رکھنا اموال کے تزکیہ اور حفاظت کا باعث ہے۔ اگر آجکل کے افراد اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے تو آج امیر و غریب میں امتیاز کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے ختم ہو جاتے۔

اس ضمن میں محترم صاحبزادہ صاحب نے "صدقہ" کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا صدقہ صرف اموال کے خرچ کرنے کا نام نہیں بلکہ "صدقہ" کے لفظ کے معنے بہت وسیع ہیں۔ کسی کو راستہ بتا دینا، رستہ سے ضرررساں چیز ہٹا دینا، خوش خلقی سے پیش آنا، بدیوں سے روکنا، نیکی کی تحریک کرنا، اولاد کی تربیت وغیرہ بہت سے کام صدقہ کے مفہوم میں شامل ہیں۔ اسلام نے صرف صدقات کے متعلق تعلیم ہی نہیں دی بلکہ سوال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ سوال کرنے سے اخلاق میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، معاشرہ میں خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ ایک آدمی سوال کرکے اپنی ضروریات پوری کر لیتا ہے تو دوسرا حاجتمند ہوتے ہوئے محروم رہ جاتا ہے۔

مہمان نوازی کے خُلق کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اسلام نے مہمان نوازی کا نہ صرف حکم فرمایا بلکہ اس کے آداب بھی بتائے ہیں جنہیں ہمیں ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

ہمسایوں کے حقوق کے متعلق محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ہمسایہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار، ہم مذہب ہو یا غیر مذہب کا، اس کے کام آنا، اس سے حسن سلوک کرنا اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنا اسلام نے مسلمان کا فرض قرار دیا ہے۔

عیادت اور تیمارداری کے اہم خلق کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا بیماری میں انسان کے جذبات اور احساسات بہت نازک ہوتے ہیں، وہ اپنے دینی فرائض بھی ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتا ایسی حالت میں ان کی عیادت کرنا، اس کا حوصلہ بڑھانا، علاج معالجہ میں مدد کرنا اور سب سے بڑھ کر اس کیلئے دعائیں کرنا اخوت کے بڑھانے اور معاشرہ میں حسن پیدا کرنیکا موجب ہوگا۔

تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا تیرہ سال تک مجھے آپ کے صدر رہنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ میرے فرائض کی بجا آوری میں میرے انصار بھائیوں نے بلا استثناء اسقدر تعاون کیا کہ اسکے بغیر میرا ایک قدم چلنا بھی مشکل تھا۔ عہدیداران کو میں نے کسی معمولی بات کی بھی تحریک کی تو وہ فوراً خوش دلی اور بشاشت سے میرے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہو گئے۔ تمام انصار بھائیوں نے مجھ سے نہایت پیار اور محبت کا سلوک کیا۔ میں آپ سب کا ممنون ہوں۔ اگر کہیں مجھ سے زیادتی ہوئی ہو تو میں اس کی معافی چاہتا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں میں آپ سب کیلئے دعا کرتا ہوں۔ اب میں السلام علیکم کہہ کر آپ سے رخصت ہوتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا آپ کی ازواج و اولاد کا اور گھروں کو برکتوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہمارے عظیم ذمہ داریاں

ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے جسے ہم نے سرانجام دینا ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

● اللہ واحد و یگانہ ہمارا ربّ ● حضرت خاتم الانبیاءؐ ہمارے رسول

● قرآن عظیم ہماری کتاب اور ● اسلام ہمارا مذہب ہے۔

ہم اپنے ان عقائد پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی ان پر پختہ طور پر قائم رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔

● ہم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے خادم ہیں۔

● ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اور ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم نے نوعِ انسان کے قلوب کو پیار و محبت کے ساتھ جیت کر انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلان بابت ٹکٹ سٹیج زنانہ جلسہ گاہ

گذشتہ سالوں میں اس بات کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج اور حلقہ جات کا ٹکٹ عین ۲۶ء کی صبح جلسہ شروع ہونے پر مانگا جاتا ہے جس کی وجہ سے نہ ٹکٹ مانگنے والی نہ دینے والی پروگرام سن سکتی ہیں۔ تمام عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ ٹکٹ ۲۵ دسمبر کے بعد نہیں دیا جائے گا اور بے پردہ احمدی خواتین کو سٹیج کا ٹکٹ نہیں دیا جائے گا اور اس کی نشان دہی کرنا ہر لجنہ کی صدر کا کام ہے کہ وہ اطلاع دیں کہ فلاں فلاں عورت کو ٹکٹ نہ دیا جائے۔ غیر احمدی خواتین جن کو بہنیں ساتھ لائیں ان کے لئے حلقہ کا ٹکٹ بنوائیں۔ ہر لجنہ کی طرف سے فہرست پہلے مل جانی چاہیئے کہ یہ حقدار ہیں لیکن وہ فہرست سوچ سمجھ کر ان کی خدمت اور قربانی کو مدِ نظر رکھ کر بنائی جائے نہ کہ صرف اس لئے کہ وہ عہدہ دار ہے۔ سٹیج پر زیادہ سے زیادہ ساڑھے تین سو عورتیں بیٹھ سکتی ہیں۔

حلقہ جات کا کرسیوں کا ٹکٹ بوڑھی، دور سے آئی ہوئی خواتین کا لیا جائے۔ جوان بچیوں کو وہیں سے سمجھا کر لایا جائے کہ نیچے کسیر پر بیٹھیں۔ اپنے ساتھ کپڑا یا کشن وغیرہ لائیں جو بچھا کر جگہ بنا لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(سید شاہ میر احمد اشرف۔ اشرف ٹی سٹال گولبازار ربوہ)

سنہری موقع

آپکے روحانی مرکز (ربوہ) میں آپکی خدمت کیلئے واحد ادارہ

"کوٹھی" "مکانات" "پلاٹس" اور ربوہ سے متصل کالونیوں کے علاوہ "زرعی اراضی" کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

یونائیٹڈ اسٹیٹس (رجسٹرڈ) کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ

حضرت حکیم سیّد عبدالرحمٰن شاہ صاحب لدھیانوی وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے تایا جان اور خسر حضرت حکیم سیّد عبدالرحمٰن شاہ صاحب لدھیانوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ۱۱ نومبر ۱۹۷۸ء کو پونے چار بجے صبح مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ باوجود عید کی مصروفیت کے کثیر احبابِ جماعت نے جن میں متعدد افرادِ خاندان مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل تھے تدفین میں حصہ لیا۔ بعدہٗ قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھانے سے قبل مرحوم کے بیٹوں اور دیگر متعلقین سے اظہارِ تعزیت فرمایا۔

حضرت حکیم سیّد عبدالرحمٰن شاہ صاحبؓ حضرت حکیم عبداللہ صاحبؓ ساکن ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ کے بڑے صاحبزادے تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اپنے دونوں بڑے بیٹوں کو قادیان تعلیم کے لئے بھیج دیا تھا جہاں مرحوم نے اپریل ۱۹۰۴ء میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا جب کہ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحبؓ نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں "ساتواں نشان" کے تحت زلزلہ والی پیشگوئی (۲۸ فروری ۱۹۰۷ء) کے قبل از وقت سننے کے گواہوں کی فہرست میں آپ کا نام "عبدالرحمٰن لدھانوی" درج فرمایا ہے (حقیقۃ الوحی طبع چہارم ۱۹۵۰ء تتمہ صفحہ ۵۸)۔

مرحوم نہایت درجہ پرہیزگار، عبادت گذار، دعا گو اور شفیق بزرگ تھے۔ ہر شخص کے دکھ درد میں شریک ہوتے۔ طبیعت میں بُردباری اور انکساری تھی۔ خلافت سے پختہ وابستگی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ہر حکم کی اطاعت سرمایۂ حیات سمجھتے تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور جملہ لواحقین کو بھی تلقین فرماتے۔ غوث گڑھ (ریاست پٹیالہ) کی جماعت کے ایک طویل عرصہ تک سیکرٹری مال رہے۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحبؓ سنوری کے بعد اس جماعت کے انتظامی امور آپ ہی کے ذمہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں اور اشعار بڑے سوز و گداز سے بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

حکمت کا پیشہ اپنے والدِ محترم سے ورثہ میں پایا۔ خدا تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا رکھی تھی دور و نزدیک سے لوگ علاج کے لئے آتے اور بفضلِ خدا شفا پاتے۔ ہمیشہ خدمتِ خلق کو مقدم سمجھا جس کے نتیجہ میں خاص عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔

مرحوم نے دو بیٹے، تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اپنا قرب بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی انہیں توفیق بخشے۔ آمین

(ظہور احمد۔ ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان، لاہور)

دعائے مغفرت

ہمارے والد آغا محمد عبدالرحیم صاحب ۷ نومبر ۱۹۷۸ء کی صبح کو ساڑھے چھ بجے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ خدا ہمیں صبرِ جمیل دے۔

(آغا طاہر احمد خان و برادران)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴